نمبر ۱۳۷ | مورخہ ۲ر صفر ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ رمئی ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق ۱۵۔مئی بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی درد کی شکایت موجود ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب خدا تعالٰے کے فضل سے اچھے ہیں۔ البتہ کل سے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ملیریا سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؂

۱۴رمئی۔ حکیم محمد عبد اللہ صاحب کی ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ سے نعش بذریعہ لاری لائی گئی۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے۔ ۱۸۹۰ء میں بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے جنازہ پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دُعائے مغفرت کریں۔ ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لذّاتِ دُنیوی کی حقیقت

(فرمودہ ۱۶۔مئی ۱۹۰۴ء)

"دُنیا کی لذت خارش کی طرح ہے۔ ابتداءً لذت آتی ہے۔ پھر جب کھجلاتا رہتا ہے۔ تو زخم ہو کر اس میں سے خون نکل آتا ہے۔ یہاں تک اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور وُہ ناسُور کی طرح بنجاتا ہے۔ اور اس میں درد بھی پیدا ہو جاتا ہے ؂

حقیقت یہی ہے۔ کہ یہ گھر بہت ہی ناپائدار اور بے حقیقت ہے۔ مجھے کئی بار خیال آیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالٰے کسی مُردے کو اختیار دیدے کہ وُہ پھر دُنیا میں چلا جائے۔ تو وُہ یقیناً توبہ کر اٹھے۔ کہ میں اس دُنیا سے باز آیا۔ خدا تعالٰے پر سچا ایمان ہو۔ تو انسان ان مشکلات دُنیا سے نجات پا سکتا ہے۔ کیونکہ وُہ دردمندوں کی دُعاؤں کو سُن لیتا ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ دعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں۔ تو کامیاب ہوگا۔ اور اگر تھک جائیگا۔ تو نری ناکامی نہیں بلکہ ساتھ ہی بے ایمانی بھی ہے کیونکہ وُہ خدا تعالٰے سے بدظن ہو کر سلب ایمان کر بیٹھے گا۔ مثلاً ایک شخص کو اگر کہا جائے۔ کہ تو اس زمین کو کھود۔ خزانہ نکلیگا۔ مگر وہ دو چار پانچ ہاتھ کھودنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔ اور دیکھے۔ کہ خزانہ نہیں نکلا۔ تو وُہ اس نامرادی اور ناکامی پر ہی نہ رہے گا۔ بلکہ بتانے والے کو بھی گالیاں دیگا حالانکہ یہ اسکی اپنی کمزوری اور غلطی ہے۔ جو اس نے پورے طور پر نہیں کھودا۔ اسی طرح جب انسان دعا کرتا ہے اور تھک جاتا ہے۔ تو اپنی نامرادی اور اپنی سستی اور غفلت پر تو حمل نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالٰے پر بدظنی کرتا ہے۔ اور آخر بے ایمان ہو جاتا ہے۔ اور آخر دہریہ بن کر مرتا ہے"۔ (الحکم ۲۴ رمئی ۱۹۰۴ء)

سالانہ رپورٹیں جلد بھیجی جائیں :- یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۳۴ء تک کی سالانہ رپورٹ تیار کر کے جماعتیں بہت جلد ارسال کر دیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان۔

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

پونچھ میں تبلیغ

نواب علی خان صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پونچھ تحریر کرتے ہیں کہ ان دنوں سلسلہ احمدیہ کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ جہاں کہیں کوئی احمدی مخالفین کو اکیلا مل جاتا ہے۔ اس پر ہنسی اڑائی جاتی۔ اور بعض دفعہ گالیاں بھی دی جاتی ہیں۔ باوجود ان تمام امور کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ موضع کنوئیاں سے میاں علی محمد صاحب جو اہلحدیثوں کے مبلغ تھے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور اب انہی اعتراضات کا جو کسی زمانہ میں خود کیا کرتے تھے۔ مخالفوں کو جواب دیتے ہیں۔

آپ نے احمدیت میں داخل ہونے پر ذیل کا تحریری بیان انجمن احمدیہ پونچھ میں ارسال فرمایا:-

"میں حلفیہ بیان کرتا ہوں۔ کہ میں نے پورے دو سال تک تحقیقات سلسلہ احمدیہ کی ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور فوت ہو چکے ہیں۔ اور حضرت میرزا غلام احمد صاحب صادق اور مسیح موعودؑ اور مہدی موعودؑ ہیں۔ آپ کا دعوےٰ بالکل درست ہے۔ اور راستی پر ہے۔ بعد تکمیل تحقیقات کمترین سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے۔ العبد

$\frac{1}{91}$ ۱ میاں علی محمد ساکنہ کنوئیاں (پونچھ)"

۳۔ بساکھ سمت ۱۹۹۱ بکرم کو انجمن حزب الاحناف نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک جلسہ کرنا چاہا۔ پہلے شہر میں جلسہ کرنے کی تجویز تھی۔ مگر چونکہ پبلک ان کی گندہ دہانی سے متنفر تھی۔ اس لئے شہر میں کامیابی کی امید نہ پا کر موضع کنوئیاں میں جلسہ کی تجویز کی۔ وہاں بھی لوگوں کی عدم توجہ محسوس کر کے دریا کے قریب جلسہ گاہ تجویز کی گئی مگر وہاں بھی لوگ جمع نہ ہوئے۔ تو سڑک پر جس جگہ سے لوگ گزرتے تھے جلسہ کیا گیا۔ مگر سامعین کی تعداد چالیس سے زیادہ نہ ہوئی۔

بدوملہی میں مذہبی کانفرنس

بدوملہی سے مولوی عبید الحق صاحب لکھتے ہیں۔ کہ گذشتہ دنوں مولوی غلام مصطفےٰ صاحب نے یہاں ایک مذہبی کانفرنس میں عالمگیر مذہب پر کلا گی سے مضمون پڑھا۔ غیر احمدیوں نے خصوصیت سے تعریف کی۔ پادری سلطان پال سے تحریف بائیبل اور عالمگیر مذہب پر بحث بھی ہوئی جس میں عیسائی مناظر نے شکست کھائی۔

وظائف کی درخواست کرنیوالوں کیلئے ضروری اعلان

اس سال جن طلبہ یا اُن کے گارڈینوں کی طرف سے وظائف تعلیمی کی درخواست نظارت تعلیم و تربیت میں موصول ہوئی ہے ان کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ابھی تک بجٹ کے متعلق حضرت صاحب کی آخری منظوری نہیں ہوئی۔ اس لئے اس وقت تک درخواست ہائے وظیفہ کے متعلق غور نہیں کیا جا سکا۔ لیکن عنقریب انشاء اللہ غور کر کے فیصلہ سے اطلاع دی جائے گی۔ مگر قبل فیصلہ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ احباب کو مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلاؤں:-

(۱) چونکہ لاہور کے کالجوں میں تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں ایف اے تک کے کالج جاری کر دیئے ہیں۔ پس ہمارے احباب کو عموماً اور وظیفہ خواروں کو خصوصاً یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ایف اے تک کی تعلیم کے لئے بجائے لاہور جانے کے کسی ضلع کے کالج میں داخل ہوں۔ اسی طرح بعض ریاستوں میں بھی ایف اے تک کے کالج جاری ہیں۔ ان سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ایسے کالجوں میں تعلیمی اخراجات لاہور کے مقابلہ میں بہت کم ہوتے ہیں۔ میں نے اس دفعہ یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ سوائے کسی خاص استثنائی صورت کے ایف اے میں کسی ایسے طالب علم کو وظیفہ نہیں دیا جائے گا۔ جو ضلع یا ریاست کے کالج کو چھوڑ کر لاہور میں داخل ہوتا ہے۔

(۲) اس سال وظائف کی رقم بہت ہی تھوڑی رکھی گئی ہے۔ یعنی جو رقم مشاورت میں رکھی گئی تھی۔ وہ اگر حضرت صاحب منظور فرمائیں۔ تو وہ پنجاب بھر کے لئے چار سو روپیہ سالانہ سے زیادہ نہیں بنتی۔ اس گنجائش کے پیش نظر اس دفعہ بہت کم وظائف منظور کئے جا سکینگے۔ اور جن طلبہ کے لئے منظوری ہو گی۔ انہیں بھی بہت قلیل رقم دی جا سکیگی۔ پس جن احباب نے بیس بیس یا تیس تیس روپے ماہوار کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ وہ نظارت ہذا کو معذور خیال فرمائیں۔

(۳) اس زمانہ میں جس حد تک بیکاری ترقی کر چکی ہے وہ ظاہر و عیاں ہے۔ اور احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انٹرنس پاس کا بیکار رہنا

زلزلہ فنڈ میں جلد رقوم بھیجی جائیں

علاقہ بہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انذاری پیشگوئی کے ماتحت زلزلہ اور اس کے بعد مختلف اقسام کی آفات ارضی و سماوی سے جو تباہی آئی۔ اور جس میں ابھی تک کئی ہیبت ناک طریقوں سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا ذکر سُنکر بھی رُوح کانپنے اور جسم لرزنے لگتا ہے۔ اس موقعہ پر جہاں مصیبت زدہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی پُرہیبت و پُرجلال شان کی طرف توجہ دلانے۔ اور اس کے مخلص بندے بننے کے لئے تبلیغ احمدیت کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ وہاں ان لوگوں کے جسمانی مصائب اور تکالیف میں ان کی امداد کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ نہایت ہی غیر معمولی مصیبت کی وجہ سے ان کے جو ہوش و حواس گم ہو گئے ہیں۔ انہیں بحال کیا جا سکے۔ تاکہ وہ حق و صداقت کو سمجھ سکیں۔

علاوہ ازیں انسانی ہمدردی کا بھی تقاضا ہے کہ ہر مصیبت زدہ انسان کی حتے الامکان امداد کی جائے۔ اور جس قدر کوئی زیادہ مصیبت میں گرفتار ہو۔ اسی قدر زیادہ اسے امداد دینے کی کوشش کی جائے۔ پس جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو چاہیئے۔ کہ زلزلہ فنڈ میں زیادہ سے زیادہ جو کچھ دے سکتا ہے۔ دے کر ثواب عظیم حاصل کرے۔ اس وقت تک اس فنڈ میں ضرورت کے لحاظ سے بہت تھوڑی رقم جمع ہوئی ہے۔ چونکہ ضرورت فوری ہے۔ اس لئے جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ اس بات کو پیش نظر رکھ کر توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے مصیبت زدہ بندوں کی امداد کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے مصائب سے بچا لیتا ہے۔

چندہ کشمیر اور زمیندار احمدی جماعتیں

چونکہ چندہ کشمیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ہر ایک احمدی باقاعدہ اور بشرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار ادا کرے۔ اور ان ایام میں زمیندار احباب فصل ربیع برداشت کر رہے ہیں۔ اور سکرٹری مال و محصل صاحبان چندہ مرکزی کے وصول کرنے میں مصروف ہیں۔ اس لئے زمیندار جماعتوں کے سکرٹریان مال اور محصل صاحبان سے بالخصوص التماس کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک احمدی سے چندہ کشمیر وصول کیا جائے۔

ان ایام میں چندہ کشمیر کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ مظلومین کشمیر کی امداد کا کام تیزی سے کیا جا رہا ہے۔ نیز شہری جماعتوں کے سکرٹری مال و محصل صاحبان سے بھی پُرزور درخواست ہے کہ ہر ایک احمدی سے چندہ کشمیر باقاعدہ وصول ہونا نہایت ضروری ہے۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ - قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ صفر ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

گاندھی جی کے خلاف اظہار ناراضگی کے مظاہرے

خدا کے فرستادہ اور عوام کے تجویز کردہ لیڈر میں عظیم الشان فرق

حقیقی مصلح کی صداقت کی ایک علامت

وُہ برگزیدہ ہستیاں جنہیں خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کی اخلاقی و روحانی اصلاح کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اور وُہ لوگ جنہیں عوام کی خواہشات پیدا کرتی ہیں۔ ان میں عظیم الشان فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والوں کی ابتدا میں شدید مخالفت کی جاتی ہے۔ اپنے بیگانے سب ان کے دُشمن بن جاتے ہیں۔ اور ہر طبقہ ان کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالنے۔ اُنہیں تکالیف پہونچانے۔ اور ناکام بنانے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں وُہ لوگ جو عوام کی خواہشات اور ان کی آرزوؤں کو پورا کرنے کی خاطر رونما ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے عوام الناس اندھا دھند لگ جاتے ہیں۔ انہیں آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ ان کی بے حد تعظیم و تکریم کی جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے عوام کے قلوب پر پورا پورا قبضہ جمالیا ہے۔ لیکن انجام کار نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ تو باوجود سخت مخالفتوں کے روز بروز قبولیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ وُہ لوگ جو رشد کا مادہ رکھتے ہیں۔ ان کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ مگر جنہیں عوام اپنی رہنمائی کے لئے خود منتخب کرتے ہیں۔ اور اس لئے منتخب کرتے ہیں۔ کہ وُہ ان کی خواہشات کے ماتحت چلتے ہیں۔ وُہ جب عوام کی مرضی و منشا کے خلاف کوئی حرکت کرتے ہیں۔ تو ان سے منحرف ہونے لگ جاتے ہیں۔ ان کی ساری توقیر ان کے دلوں سے نکل جاتی ہے۔ اور وُہی لوگ جو ان کی راہ میں آنکھیں بچھاتے۔ اور ان پر اپنا سب کچھ قربان کرنیکے لئے تیار رہتے۔ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ایسے افعال کے مرتکب ہونے لگ جاتے ہیں۔ جو بدترین دشمن کے متعلق بھی روا نہیں رکھے جاتے۔ اس طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حقیقی مصلح اور راہنما وہی ہو سکتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ مبعوث کرے۔ خواہ دُنیا اس کی کتنی ہی مخالفت کرے۔ نہ کہ وُہ جسے عوام اپنے لئے آپ منتخب کریں۔ خواہ اس کے کتنے ہی دلدادہ ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں گاندھی جی کو پیش کرنیوالے

موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے جب اپنی مخلوق کی اصلاح و ہدایت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرزمین ہند میں مبعوث فرمایا۔ تو آپ کی اسی طرح انتہائی مخالفت کی گئی۔ جس طرح خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے گذشتہ زمانوں کے مصلحین کی ہوتی رہی۔ ہر گوشہ سے مخالفت کی گئی۔ ہر طبقہ کے لوگوں نے مخالفت کی۔ مخالفین کے مقابلہ میں آپ کی آواز پر لبیک کہنے اور آپ کی صداقت کا اقرار کرنے والے بہت تھوڑے کھڑے ہوئے۔ اور آپ کے مخالفین نے فخریہ کہا۔ کہ ”مرزا جی کی طرف میلان کرنے والوں کی تعداد بہت ہی کم۔ قریب العدم ثابت ہوئی۔ اور مخالفت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ“ (اہلحدیث ۲۰ مارچ ۱۹۳۱ء)

مخالفین کو یہ کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اس لئے نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں نے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ اس وقت آپ کے ماننے والوں کی تعداد۔ آپ کی مخالفت کرنے والوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اسی زمانہ میں اور اسی ہندوستان میں ایک شخص کھڑا ہوا۔ جس نے ملک میں پیدا شدہ رَو میں بہ کر اور عام لوگوں کی خواہشات کو تکمیل تک پہونچانے کی جدوجہد شروع کر کے آناً فاناً خاص اثر و رسوخ حاصل کر لیا۔ عوام کا ممدوح بن گیا۔ اس کی قبولیت کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی کو حقیر دکھایا جائے۔ یہ شخص گاندھی جی تھے۔ ان کے متعلق باوجود یہ جاننے کے کہ جس مقصد کی خاطر وُہ کھڑے ہوئے۔ اور جس کی وجہ سے عوام ان کے پیچھے لگ گئے۔ اس میں انہیں قطعاً کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ کسی غیر مُسلم نے نہیں۔ بلکہ اسلام کے بہت بڑے مدعی مولوی ثناء اللہ صاحب نے ان کا مقابلہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور اسلام کے چہرہ کو منور کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کر کے لغو حرکت کا ارتکاب کیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک گاندھی جی کی برتری کا معیار

چنانچہ مولوی صاحب کو جہاں یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ ”کچھ شک نہیں گاندھی جی اپنے مقصد میں ہنوز کامیاب نہیں ہوئے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ابھی وُہ کام بھی شروع نہیں ہوا“ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ان کے متعلق لکھا۔ کہ

”آج ہندوستان کے ہر قسم کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں“

گویا گاندھی جی کی برتری کا معیار مولوی صاحب کے نزدیک باوجود انکے اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے کے محض اس بات میں پنہاں تھا کہ ہندوستان کے ہر قسم کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں۔ جس وقت مولوی صاحب نے یہ بیہودہ دعوےٰ کیا۔ اسی وقت ہم نے ان سے دریافت کیا تھا۔ کہ

”کیا مولوی ثناء اللہ صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ بقول ان کے آج ہندوستان کے ہر قسم کے لوگ جو گاندھی جی کی عزت کرتے ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی گاندھی جی نے اسی طرح اپنا مداح بنایا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایک شخص کو اپنی طرف کھینچا۔ کیا وُہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کو اپنے ثنا خواں پیدا کرنے کے لئے اسی طرح مخالفتوں اور عداوتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا“

اس کے ساتھ ہی ہم نے لکھا۔

”اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ان کی عزت کرنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے مقابلہ میں پیش کرنا کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور ان کی کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی کے مقابلہ میں بجوئے نیرزد کی مصداق ہے“ (الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۳۱ء)

گاندھی جی کی قبولیت کی حقیقت

دراصل مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں گاندھی جی کی بے حقیقت کامیابی کو پیش کر کے حد درجہ کی کوتاہ فہمی کا ثبوت دیا۔ ہر صاحب عقل انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر گاندھی جی کوئی ایسا مقصد لے کر کھڑے ہوتے جو ”ہر قسم کے لوگوں“ کی خواہشات کے خلاف ہوتا۔ اگر ان کے سامنے کوئی ایسا نصب العین ہوتا جسے لوگ پسند نہ کرتے جس کے وُہ

مخالف ہوتے۔ وُہ گاندھی جی کے مقابلہ میں کھڑے ہوجاتے اور پھر گاندھی جی ان سے اپنی عزت کرا سکتے۔ اور انہیں اپنے پیچھے چلا سکتے۔ تو اسے ان کی کامیابی کہا جا سکتا تھا۔ لیکن جب انہوں نے وُہی بات پیش کی۔ جو دُوسرے لوگ چاہتے تھے اور وُہ اسی رو میں بہنے لگے۔ جو بہ تقاضائے حالات اور وقت خود بخود چل رہی تھی۔ تو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں پیش کرنا جو تن تنہا ساری دُنیا کے مقابلہ میں کھڑے ہُوئے۔ اور ایسے مقصد کی خاطر کھڑے ہُوئے جس میں کوئی ایک فرد بھی آپ کا حامی نہ تھا۔ بلکہ سب کے سب مخالف تھے۔ باوجود اس کے آپ کے لاکھوں جاں نثار پیدا ہو گئے۔ کہاں کی عقلمندی ہے:۔

گاندھی جی کی موجودہ حالت

بہرحال مولوی صاحب نے اس پُر از کینہ و جہالت حرکت کا ارتکاب کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں گاندھی جی کو محض اس لئے مقبول قرار دیا۔ کہ "آج ہندوستان کے ہر قسم کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں" لیکن اب ہر شخص کو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ مولوی صاحب کا "آج" ختم ہو چکا۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ ایک طرف تو وُہ لوگ گاندھی جی کے خلاف سخت غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور انہیں جلی کٹی سُنا رہے ہیں۔ جو یہ سمجھتے تھے کہ ان کے پیچھے چل کر وُہ سیاسیات میں کامیابی حاصل کر سکیں گے۔ اور خود گاندھی جی سول نافرمانی کو کلیۃً بند کر کے اپنی شکست کی تکمیل کر چکے ہیں۔ دوسری طرف ہر صُوبہ اور ہر حصۂ ملک میں ایسے لوگ کھڑے ہو چکے ہیں۔ جو ہر رنگ میں گاندھی جی کی تذلیل و تحقیر کرنے کے درپے ہیں۔ اور ہندو اخبارات یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ

"جب تک مہاتما گاندھی کی کوششیں پولیٹیکل تھیں۔ تب تک تو سارا ملک ان کے ساتھ تھا۔ لیکن جب انہوں نے ہریجن ادھار کا بیڑا اٹھایا۔ تب اُن کے ہی بھائی بند ان پر یہ الزام دینے لگے۔ کہ وُہ آریہ جاتی میں پھُوٹ ڈال رہے ہیں۔ جہاں پہلے ہر جگہ ان کا گرم جوشی سے سواگت کیا جاتا — وہاں آج کسی کسی جگہ انہیں سیاہ جھنڈیاں بھی دکھائی جاتی ہیں۔ اور ان پر آوازے کسے جاتے ہیں"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ وُہ "آج" جسے مولوی ثناء اللہ صاحب نے پیش کیا تھا۔ اس "آج" سے بدل چکا ہے۔ جو گاندھی پرست خود پیش کر رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب اب اپنے سابقہ الفاظ دوہرانے کے قطعاً ناقابل ہو چکے ہیں:۔

حال کا واقعہ

چونکہ مندرجہ بالا الفاظ میں اخبار "پرتاپ" نے ایک حد تک پردہ پوشی سے کام لیا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی کے حوالہ سے اس واقعہ کی کسی قدر تفصیل پیش کر دی جائے۔ جو حال میں گاندھی جی کو پیش آیا۔ اور جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ان کے خلاف ناراضی کا جذبہ کس قدر بڑھ چکا ہے۔

"مہاتما گاندھی جسیدیہ جنکشن سے دیوگڑھ جا رہے تھے کہ چند سناتنیوں نے ان کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اور ان کی موٹر کو گھیر لیا۔ بعض سناتنیوں نے مہاتما جی کی موٹر کار پر لاٹھی بھی چلائی جس سے ان کی نشست کے پاس کا شیشہ چور چور ہو گیا۔ کل لکسر میں بھی اسی قسم کا واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ بعد میں گاندھی جی نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کی۔ جہاں سناتنیوں کے دو یا تین جتھوں نے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جسیدیہ میں تقریباً ۲۰-۲۵ والنٹیئر زخمی ہوئے جبکہ سناتنیوں نے لاٹھیاں لے کر مہاتما گاندھی اور پارٹی پر حملہ کیا۔ اور ان پر پتھر پھینکے" (پرتاپ ۲۸ اپریل)

ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی کے خلاف جذبۂ ناراضی زبانوں سے گزر کر ہاتھوں تک پہنچ چکا ہے۔ اور ہاتھ پتھر اور لاٹھیاں برسانے کی مشق کرنے لگے ہیں۔ یہ ہے گاندھی جی کا "آج"۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کی سی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کو خدا تعالےٰ اگر توفیق دے۔ تو وُہ غور کریں۔ کہ جس "آج" کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں پیش کیا گیا تھا۔ کیا اب اس کا کوئی نام و نشان بھی باقی ہے:۔

گاندھی جی کا اپنا بیان

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی کے "آج" کی کسی قدر کیفیت خود ان کی زبانی بھی پیش کر دی جائے۔

لکسر میں تقریر کرتے ہُوئے انہوں نے کہا:۔

"اب تک مجھ پر پانچ یا چھ حملے کئے گئے۔ میں ان سے بچتا رہا"

"جب میں جسیدیہ سٹیشن پر گاڑی سے اُترا۔ تو سیاہ جھنڈیاں نمایاں طور پر ہلائی جا رہی تھیں۔ اور نعرے بلند کئے جا رہے تھے بڑی مشکل سے مجھے موٹر کار تک پہنچایا گیا۔ اس کے بعد موٹر کار کی چھت پر لاٹھیاں برسنی شروع ہو گئیں۔ ایک لاٹھی یا پتھر موٹر کار کے پچھلے شیشہ پر پڑا۔ خوش قسمتی سے صرف میں ہی پچھلی نشست پر بیٹھا ہُوا تھا۔ اور ایک کونہ میں تھا۔ شیشے کے ٹکڑے میرے نزدیک آ پڑے۔ اگر میں درمیانی نشست پر بیٹھا ہوتا۔ یا اگر موٹر کار میں زیادہ آدمی بیٹھے ہوتے۔ تو بلاشبہ ہم میں سے کوئی زخمی ہو جاتا۔ اگر موٹر کار کی چھت نہیں ٹوٹی۔ تو اس میں ان کا قصور نہیں۔ جن کے ہاتھوں میں بھاری بھاری لاٹھیاں تھیں"

(پرتاپ ۲۸ اپریل)

اس قسم کے حادثات سے متاثر ہو کر آخر گاندھی جی کو ایک بھرے جلسہ میں کہنا پڑا۔ کہ

"مَیں یہ جانتا ہوں۔ کہ آدمی کی قسمت میں یہ نہیں لکھا۔ کہ وُہ تمام وقتوں کے لئے تمام آدمیوں کے پریم کا پاتر (مستحق) بنا رہے۔ اس لئے میرے لئے یہ بات نہ موجبِ حیرانی ہے۔ اور نہ باعثِ افسوس۔ کہ میں اپنے پُرانے پانڈے دوستوں کو مخالف کیمپ میں دیکھتا ہوں" (پرتاپ ۳ مئی)

گویا گاندھی جی خود اقرار کر رہے ہیں۔ کہ ان کے خلاف جذبۂ ناراضی روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور انہی لوگوں میں بڑھ رہا ہے۔ جو ان کے دوست تھے۔

عبرتناک سامان

گاندھی جی کے ساتھ ان کے سابقہ دوست و شیدائی جو سلوک کر رہے ہیں۔ وُہ نہایت ہی افسوسناک بلکہ شرمناک ہے۔ اور کوئی شخص اسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا اگر اچھوت اقوام کے متعلق گاندھی جی کی جدوجہد راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے نزدیک غلط اور ہندو دھرم کے خلاف ہے۔ تو انہیں معقولیت اور دلائل کے ساتھ اور اپنی مقدس کتب کے حوالوں سے اسے غلط قرار دینا چاہیئے۔ نہ کہ تشدد اور خلاف تہذیب حرکات پر اتر آنا چاہیئے۔ لیکن یہ بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ وُہ لوگ جو آج سے کچھ ہی عرصہ قبل گاندھی جی کی طرف عوام کے رجحان کو ان کی بہت بڑی کامیابی قرار دیتے تھے۔ حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے مسلمان کہلانے والے اس بات کو خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں پیش کیا کرتے تھے۔ ان پر ان کی غلطی ظاہر کرنے کا یہ عبرتناک سامان ہے۔ وُہ دیکھیں۔ اور غور کریں۔ کہ آج گاندھی جی کی وُہ عزت کہاں گئی۔ جسے ان کی قبولیت کے ثبوت میں پیش کر کے کہا جاتا تھا۔ کہ "آج ہندوستان کے ہر قسم کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں" ہر قسم کے لوگ تو الگ رہے۔ ان کے اپنے دوست ان کے خلاف ہر رنگ میں اظہار نفرت و ناراضی کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت ملاحظہ ہو۔ کہ وُہ لوگ جو پہلے آپ کا نام تک سُننا گوارا نہ کرتے۔ اور آپ کی مخالفت میں سارا زور صرف کرتے۔ ان ہی میں سے آپ کے شیدائی پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ان میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے:۔

ریلوے سٹیشنوں کی خوردنی اشیاء

محکمہ ریلوے کی طرف سے مسافروں کی سہولت اور آرام کے لئے ریلوے سٹیشنوں پر خوردنی اشیاء کے ٹھیکے دیئے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ مسافر مجبور ہوتے ہیں۔ کہ ان ٹھیکیداروں سے ہی اشیاء خریدیں۔ اس لئے عام طور پر یہ شکایت پائی جاتی ہے۔ کہ ٹھیکیدار ناقص اشیاء رکھتے۔ اور ناواقف لوگوں کو مقررہ نرخ سے زیادہ پر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ٹھیکیداروں کی نگرانی پوری طرح نہیں کی جاتی۔ حتیٰ کہ اگر سٹیشن کے کسی افسر کو توجہ دلائی جائے۔ تو وُہ بھی پروا نہیں کرتا۔ ان حالات میں مسافروں کو سخت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ ریلوے کے اعلیٰ افسروں کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے:۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

مسئلہ حقیقت روح اور قرآن مجید

ویسئلونک عن الروح۔ قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً (سورہ بنی اسرائیل)

"آریہ مسافر" کا ایک اعتراض

اخبار "آریہ مسافر" کے ۱۰ مئی کے پرچہ میں "ہندوستانی روحانیت اور اسلام" کے عنوان سے کسی "آریہ سیوک" مہاشہ پریم چندر نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں بزعم خود "روح کی حقیقت" بیان کرتے ہوئے اعتراض کیا ہے۔ کہ اسلام اس مسئلہ پر کچھ روشنی نہیں ڈالتا۔ چنانچہ لکھا ہے

"اسلام ہی کیا روح کی حقیقت کی نسبت یورپ اور امریکہ کا لٹریچر پڑھ جاؤ۔ اور ایشیا میں سے بیرون ہند کے فلاسفروں کی تحریروں کو دیکھ جاؤ۔ مذہب کے بانیوں کی پر از حکمت باتوں پر غور کر ڈالو۔ اتنا مدلل عقیدہ اور مستحکم سدھانت نہیں ملے گا۔ اور نہ ہی روح کی حقیقت آفرین قوت اور روح کی صفات پر کوئی بصیرت افروز بیان پایا جائیگا۔ جتنا ہندوستانی رشیوں نے تخیل کی پرواز سے نہیں بلکہ ایشوری قوت سے پیش کر ڈالا"

رشیوں کا بیان پیش کرنے سے بے اعتنائی

ہندوستانی رشیوں نے "تخیل کی پرواز" یا "ایشوری قوت" سے جو "بصیرت افروز بیان" دیا ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ مہاشہ صاحب نے اسے اپنے مضمون میں بیان کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ اور نہ دنیا کے سامنے اپنے رشیوں کے نادر اور بے نظیر حقائق معرفت جو روح کی حقیقت کے متعلق ہیں پیش کئے ہیں جبکہ انہوں نے ارسطو کے فلسفہ۔ صوفیاء اسلام کے اقوال اور بعض کتابوں کے اقتباسات سے اپنے مضمون کو طویل بنانے کی کوشش کی ہے۔ تو ان کا فرض تھا۔ کہ اپنے رشیوں کی لاجواب تحقیق بھی جس پر انہیں اس قدر ناز ہے پیش کرتے تا دنیا کو موازنہ کرنے کا موقعہ ملتا۔ لیکن چونکہ انہوں نے اس اہم پہلو سے دیدہ دانستہ بے اعتنائی کرتے ہوئے محض اسلام پر اعتراض کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ اس لئے ہم بھی صرف اعتراض کا جواب دیتے ہوئے روح کی وہ حقیقت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو اسلامی تعلیم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ؛

قرآن مجید اور مسئلہ کیفیت روح

"آریہ مسافر" لکھتا ہے۔

"جب ہم قرآن شریف کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ تو بجز ایک واقع کے کہ ویسئلونک عن الروح۔ قل الروح من امر ربی کے الفاظ میں پنہاں ہے۔ اور کوئی بھید نہیں پایا جاتا۔ مگر غضب تو یہ ہے۔ کہ نئی روشنی کے مسلمان اس آیت کو بھی ایک اور جانب لے جانے پر تل رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہاں روح انسانی کے ذکر سے مراد نہیں ہے۔ بلکہ روح الہٰی کا ذکر خیر ہے۔ جو الہام کے نزول کا باعث ہوا کرتی ہے۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ قرآن نے روح کی نسبت روشنی ڈالنے سے قطعاً احتراز کیا ہے۔"

قل الروح من امر ربی کا مفہوم

لیکن یہ اعتراض محض آیت قرآنی کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ ورنہ صاف طور پر اس میں انسانی روح کا ہی ذکر ہے۔ اور اس سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ جو آج کل روح انسانی کے متعلق عام طور پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس میں یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جبکہ لوگ روح کی کیفیات کے متعلق سوال کریں گے۔ اور پوچھیں گے۔ کہ آیا وہ ازلی ہے یا خدا کی پیدا کردہ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ روح رب کے حکم سے پیدا ہوتی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ اے انسانو تمہاری روح کو جو علم دیا گیا ہے۔ وہ بہت تھوڑا اور ناقص ہے۔ پس اسلام صاف طور پر یہ بتا چکا ہے۔ کہ روحیں ازلی اور انادی نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے امر سے پیدا ہونے کے باعث اس کی مخلوق ہیں۔ اور دلیل یہ دی ہے۔ کہ اگر روح بھی خدا کی طرح ازلی ابدی ہوتی تو چاہیئے تھا۔ اس کے اور خدا کے علم میں کوئی فرق نہ ہوتا۔ مگر جب یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ خدا کا علم کامل اور لامحدود مگر روح کا علم ناقص و محدود ہے تو پھر اس میں کیا شک رہ جاتا ہے۔ کہ روح خدا کی طرح ازل سے نہیں۔ بلکہ اس کی مخلوق اور پیدا کردہ چیز ہے۔ غرض اس آیت میں روح کی یہ حقیقت بیان کر دی گئی ہے۔ کہ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے۔ اور پھر صرف دعوےٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ ساتھ ہی زبردست دلیل بھی بیان کر دی

روح کے متعلق اسلامی نظریہ

یہ ہے وہ نظریہ جو روح کے متعلق اسلام پیش کرتا ہے

اسلام اس امر کا ہرگز قائل نہیں۔ کہ روحیں انادی ہیں۔ بلکہ وہ انہیں مخلوق قرار دیتا ہے۔ یہ استدلال قرآن کریم کی اور بھی کئی آیات سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

قل اللہ خالق کل شیءٍ وھو الواحد القھار۔ یعنی خدا تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور صرف اسی کا تمام چیزوں پر غلبہ و تصرف ہے۔ اس آیت میں اسلام نے ان لوگوں کی تردید کی ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ خدا روح اور مادہ کا پیدا کرنے والا نہیں۔ بلکہ وہ دونوں خدا کی مانند ازلی اور انادی ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ یہ عقیدہ رکھنے سے خدا کی توحید ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس طرح لازم آئے گا۔ کہ روح و مادہ ازلی ہونے میں اور کسی کی مخلوق نہ ہونے میں خدا کے مساوی ہوں۔ جب پرمیشور بھی ازلی ہے۔ اور روح و مادہ بھی۔ اور جبکہ پرمیشور کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ اور نہ ہی روح و مادہ کو تو روح و مادہ خدا کے شریک ٹھہرے۔

پس قرآن مجید اپنے اس دعویٰ کی۔ کہ خدا ہی تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ یہ دلیل دیتا ہے۔ کہ وہ احد ہے۔ اور اسکی توحید صرف اسی صورت میں ثابت ہو سکتی ہے جبکہ کوئی بھی چیز اس کی مخلوق ہونے سے باہر نہ ہو۔ اور وہ اکیلا ہی سب کا خالق و مالک ہو۔

پھر قرآن مجید نے اسی آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ کی خالقیت کا ایک اور ثبوت قہار کے لفظ میں بیان فرمایا ہے۔ یعنی ہر ایک چیز پر اس کا کامل غلبہ اور پورا تصرف ہے۔ اور اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ ہر ایک چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔ کیونکہ اگر خدا نے روح و مادہ کو پیدا نہیں کیا۔ تو روح و مادہ پر اس کا تصرف بھی نہیں ہو سکتا۔ عقلاً کسی چیز پر تصرف تین ہی طریق سے ہو سکتا ہے۔ یعنی یا تو وہ چیز اسے ورثہ میں ملے۔ یا کسی سے چھین کر اپنے قبضہ میں کرے۔ یا خود اس چیز کو بنانے والا ہو۔ اور اس طرح اس کی ملکیت کا حق رکھتا ہو۔ لیکن ان ہر سہ وجوہات تصرف میں سے خدا تعالےٰ کے متعلق سوائے اس کے ہم کوئی بھی تجویز نہیں کر سکتے۔ کہ چونکہ وہ روح و مادہ کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے ان پر حکمران ہے۔ پس اسلام خدا تعالےٰ کو تمام اشیاء کا خالق و مالک قرار دیتا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قہاریت کو بطور دلیل و برہان پیش کرتا ہے ؛

روح کس طرح پیدا ہوتی ہے

اس جگہ یہ امر بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ روح اگرچہ حادث ہے مگر اسلامی تعلیم کے ماتحت روح انسانی جسم میں کہیں باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ رحم مادر میں ہی جسم انسانی کی پرورش کے ساتھ ساتھ پیدا کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ بات نہایت درست اور صحیح ہے۔ کہ روح ایک لطیف نور ہے۔ جو اس جسم کے اندر ہی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جو رحم میں پرورش پاتا ہے۔ پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اول مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے پھر نمایاں ہو جاتا ہے۔ اور ابتداءً اس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے۔ بے شک وہ آسمانی خدا کے ارادہ سے اور اس کے اذن اور اس کی مشیت سے ایک مجہول الکنہ علاقہ کے ساتھ نطفہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور نطفہ کا وہ ایک روشن اور نورانی جوہر ہے نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ نطفہ کی ایسی جزو ہے۔ جیسا کہ جسم جسم کی جزو ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ باہر سے آتا ہے۔ یا زمین پر گر کر نطفہ کے مادہ سے آمیزش پاتا ہے۔ بلکہ وہ ایسا نطفہ میں مخفی ہوتا ہے۔ جیسا کہ آگ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔ خدا کی کتاب کا یہ منشاء نہیں ہے۔ کہ روح الگ طور پر آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ یا فضاء سے زمین پر گرتی ہے۔ اور پھر کسی اتفاق سے نطفہ کے ساتھ مل کر رحم کے اندر چلی جاتی ہے۔ بلکہ یہ خیال کسی طرح صحیح نہیں۔ ٹھہر سکتا اگر ہم ایسا خیال کریں۔ تو قانون قدرت ہمیں باطل پر ٹھہراتا ہے۔ ہم روز مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ گندے اور باسی کھانوں میں اور گندے زخموں میں ہزار ہا کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ میلے کپڑوں میں صدہا جوئیں پڑ جاتی ہیں۔ انسان کے پیٹ کے اندر بھی کدو دانے وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اب کیا ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ باہر سے آتے ہیں۔ یا آسمان سے اترتے کسی کو دکھائی دیتے ہیں۔ سو صحیح بات یہ ہے۔ کہ روح جسم میں سے ہی نکلتی ہے۔ اور اسی دلیل سے اس کا مخلوق ہونا بھی ثابت ہے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۰)

اسی طرح فرماتے ہیں :-

"غور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح کی ماں جسم ہی ہے حاملہ عورتوں کے پیٹ میں روح کبھی اوپر سے نہیں گرتی بلکہ وہ ایک نور ہے۔ جو نطفہ میں پوشیدہ طور پر مخفی ہوتا ہے۔ اور جسم کے نشو و نما کے ساتھ چمکتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہمیں سمجھاتا ہے۔ کہ روح اس قالب میں سے ہی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جو نطفہ سے رحم میں تیار ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ثم انشاناہ خلقاً اٰخر فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین۔ یعنی پھر ہم اس جسم کو جو رحم میں تیار ہوا تھا۔ ایک اور پیدائش کے رنگ میں لاتے ہیں۔ اور ایک اور خلقت اس کی ظاہر کرتے ہیں۔ جو روح کے نام سے موسوم ہے اور خدا بہت برکتوں والا ہے۔ اور ایسا خالق ہے۔ جو کوئی اس کے برابر نہیں"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹)

روح کہیں باہر سے نہیں آتی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنی معرکۃ الآراء تصنیف احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں فرماتے ہیں :-

"روح جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہیں باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ رحم مادر میں جسم انسانی کی پرورش کے ساتھ ساتھ یہ بھی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور در حقیقت جسم میں سے نکلا ہوا ایک خلاصہ ہے۔ اس کی مثال شراب کی سی ہے جس طرح جو یا انگور اور ایسی ہی چیزوں میں سے جب ان کو خاص ترکیب سے سڑایا جائے۔ شراب نکل آتی ہے۔ اسی طرح جسم رحم مادر میں کچھ ایسی کیفیات سے گذرتا ہے۔ کہ اس میں سے ایک لطیف جوہر نکل آتا ہے۔ جسے روح کہتے ہیں۔ جب یہ جوہر جسم سے اپنا تعلق کامل کر لیتا ہے۔ تو اس وقت انسانی قلب حرکت کرنے لگتا ہے۔ اور انسان زندہ ہو جاتا ہے۔ جسم سے نکلنے کے بعد اس جوہر کا وجود ایسا ہی مستقل ہوتا ہے۔ جیسے شراب کا"۔ (صفحہ ۲۳۵)

روح کی دائمی حیات

روح کے متعلق دوسرا نظریہ اسلام یہ پیش کرتا ہے۔ کہ وہ کبھی فنا نہیں ہوتی۔ بلکہ انسانی جسم سے جدا ہونے کے بعد بھی زندہ رہتی ہے۔ ہاں وہ چونکہ اپنی طاقتوں کے اظہار کے لئے جسم کی محتاج ہے۔ اس لئے جب جسم اس کی طاقتوں کے اظہار کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ تو وہ اسے چھوڑ دیتی ہے۔ اس ترک جسم کا نام موت ہے۔ ورنہ روح پر فنا طاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ترقی کے نئے میدان میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور عقل بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ ایسا ہی ہو۔ کیونکہ عقل و فکر رکھنے والا کوئی شخص ایک لحہ کے لئے بھی خیال نہیں کر سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ نے یہ زمین و آسمان اور اس کے مابین کی ان گنت قیمتی اشیاء محض اس لئے پیدا کی ہیں۔ کہ انسان چند دن کھا پی کر یا کچھ اسرار قدرت دریافت کر کے فنا ہو جائے اسلام اس عقیدہ کا مخالف ہے۔ وہ کہتا ہے۔ یہ خیال کہ موت کے بعد کوئی حیات نہیں۔ غلط ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

افحسبتم انما خلقناکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون فتعالی اللّٰہ الملک الحق لا الٰہ الا ھو رب العرش الکریم

یعنے کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ ہم نے تمہیں عبث پیدا کیا ہے۔ اور ایک دائمی زندگی کا سلسلہ جو بعد الموت جاری ہوگا۔ تمہارے لئے مقرر نہیں کیا۔ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ کیونکہ خدا بلند شان والا اور سچا بادشاہ ہے۔ وہ کوئی کام حکمت کے بغیر نہیں کرتا۔

پس موت کے بعد بھی انسانی روح زندہ رہتی۔ اور ترقیات غیر متناہیہ کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔ ہاں چونکہ روح جسم کی محتاج ہے۔ اس لئے اگلے جہان میں ہر ایک روح کو اپنے اعمال کے مطابق نورانی یا ظلماتی جسم ملے گا۔ مگر وہ جسم اس مادی جسم کی قسم میں سے نہیں۔ بلکہ نور یا ظلمت جیسا کہ انسانی اعمال کی صورت ہو۔ اس جسم کے بننے میں کام آئیگی۔

جسم اور روح کا تعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "ظاہر ہے کہ ہماری روح کی عمدہ صحت جسم پر موقوف ہے دماغ کے ایک خاص حصہ پر چوٹ لگنے سے حافظہ جاتا رہتا ہے اور دوسرے حصہ پر آفت پہنچنے سے قوت متفکرہ رخصت ہوتی ہے اور تمام ہوش و حواس رخصت ہو جاتے ہیں۔ اور دماغ میں اب کسی قسم کا تشنج ہو جائے۔ یا ورم پیدا ہو۔ یا خون یا کوئی اور مادہ ٹھہر جائے۔ اور کسی سدہ تام یا غیر تام کو پیدا کرے۔ تو غشی یا مرگی یا سکتہ ساً لاحق ہو جاتا ہے۔ پس ہمارا قدیم کا تجربہ ہمیں ایسا یقینی طور پر سکھاتا ہے کہ ہماری روح بغیر تعلق جسم کے بالکل نکمی ہے۔ سو یہ بات بالکل باطل ہے۔ کہ ہم ایسا خیال کریں۔ کہ کسی وقت میں ہماری مجرد روح جس کے ساتھ جسم نہیں ہے۔ کسی خوشحالی کو پا سکتی ہے۔ اگر ہم قصہ کے طور پر اس کو قبول کریں۔ تو کریں لیکن معقولی طور پر اس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں۔ ہم بالکل سمجھ نہیں سکتے۔ کہ وہ ہماری روح جو جسم کے ادنیٰ ادنیٰ خلل کے وقت بے کار ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ وہ اس روز کیونکر کامل حالت پر رہے گی جبکہ بالکل جسم کے تعلقات سے محروم کی جائے گی۔ کیا ہر روز ہمیں تجربہ نہیں سمجھاتا۔ کہ روح کی صحت کے لئے جسم کی صحت ضروری ہے جب ایک شخص ہم میں سے پیر فرتوت ہو جاتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی روح بھی بوڑھی ہو جاتی ہے۔ اس کا تمام علمی سرمایہ بڑھاپے کا چور چرا کر لے جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ لکیلا یعلم بعد علم شیئاً یعنے انسان بڑھا ہو کر ایسی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ پڑھ پڑھا کر پھر جاہل بن جاتا ہے۔ پس ہمارا یہ تمام مشاہدہ اس بات پر کافی دلیل ہے۔ کہ روح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں پھر یہ خیال بھی انسان کو حقیقی سچائی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ اگر روح بغیر جسم کے کچھ چیز ہوتی۔ تو خدا تعالیٰ کا یہ کام لغو ٹھہرتا۔ کہ اس کو خواہ نخواہ جسم فانی سے پیوند دے دیتا"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۹)

روح کی ترقی کے مختلف مدارج

روح کے متعلق تیسرا نظریہ اسلام یہ پیش کرتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد انسانی روح کی پہلی حالت اس نطفہ کی طرح ہوتی ہے جو رحم مادر میں قرار پاتا ہے۔ پھر اس حالت سے ترقی کرتی ہے۔ اور جس طرح رحم مادر میں نطفہ ترقی کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس میں سے ایک نئی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگلے جہان میں انسانی روح مختلف حالات میں سے گذرتے ہوئے ایسے مقام پر پہنچ جائیگی۔ کہ اس میں ایک اور روح پیدا ہو جائیگی۔ جو دنیاوی زندگی کی روح سے بہت اعلیٰ اور زیادہ قوتیں رکھنے والی ہوگی جو تب پہلی روح بمنزلہ جسم کے ہو جائیگی۔ اور اسوقت انسان ان امور کو جنکو یہاں روحانی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ وہاں جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکیگا۔ کیونکہ وہاں کا جسم اپنی لطافت میں دنیا کی روح کی کیفیت رکھیگا۔ اس کے بعد

نبی کے مبعوث ہونے کی ضرورت کا احساس

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دلیل

ایک سلیم الفطرت اور خشیت خدا رکھنے والے انسان کے لئے فرستادگان حضرت احدیت کی شناخت بہت آسان ہے۔ایسی برگزیدہ ہستیاں ہمیشہ سے روحانی قحط سالی اور ضلالت کے دور کے وقت ظاہر ہوتی رہیں۔زمانہ کی حالت ان کے وجود کی مقتضی ہوتی ہے مذہبی تاریخ کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ ہر نبی نے اپنی صداقت اور حقانیت کے اثبات کے لئے زمانہ کی شہادت کو سب سے پہلے گواہ کے طور پر پیش کیا۔ اور بلاشبہ یہ ایک زبردست ترین دلیل سچائی ہے۔ ایسی دلیل جس کے سمجھنے اور ماننے کے لئے لمبے چوڑے فلسفہ کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ نبیوں کے منکر صادق اور راستباز مدعیوں کو جھٹلانے اور ان کی تکذیب کرنے کے باوجود آج تک ایک مرتبہ بھی اس بات کا انکار نہیں کر سکے۔ کہ زمانہ کی حالت مصلح کا تقاضا کرتی ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے وقت یہود ہر رنگ میں آپ کو اذیت پہنچا رہے تھے۔ اور بطور استہزا و تمسخر نشان طلب کرتے تھے۔ بیشک وہ [illegible] مسیح علیہ السلام کو جھٹلاتے رہے لیکن جب حضرت مسیح علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ بادل پچھم سے اٹھتے دیکھتے ہو۔ تو فوراً کہتے ہو۔ کہ مینہ برسے [illegible] و[illegible] ویسا ہی ہوتا ہے۔ اور جب تم معلوم کرتے ہو۔ کہ دکھنا چل رہی ہے۔ تو کہتے ہو۔ کہ لو چلے گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اے ریاکارو! زمین اور آسمان کی صورت میں تو امتیاز کرنا تمہیں آتا ہے۔ لیکن اس زمانے کی بابت امتیاز کرنا کیوں نہیں آتا۔ اور تم اپنے آپ ہی کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے۔ کہ واجب کیا ہے۔" (لوقا ۱۲ باب ۵۴، ۵۷) جب حضرت مسیح علیہ السلام نے یہود کو یہ معقول جواب سنایا۔ تو انہیں بجز خاموشی چارہ نہ رہا۔ بیشک بد قسمت یہودی حضرت مسیح پر ایمان نہ لائے۔ اور وہ آپ کی ذات میں بیسیوں نقص ثابت کرنے کے درپے رہے۔ مگر اس امر کا ہرگز انکار نہ کر سکے۔ کہ زمانہ ایک عظیم الشان مصلح کا متقاضی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ظھر الفساد فی البر والبحر کا اعلان فرمایا۔ اور ضرورت حقہ کے وقت اپنی آمد کو دلیل صداقت قرار دیا۔ کفار عرب آپ کو (نعوذ باللہ) مفتری اور کاذب کہتے تھے۔ آپ کو نااہل بتاتے تھے۔ مگر اس بات کا کوئی بھی انکار نہ کر سکا۔ کہ زمانہ کی حالت ایک بڑے نبی کے وجود کو چاہتی ہے۔ پس کسی مامور اور مصلح کا عند الضرورت مبعوث ہونا خود اس کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے :-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چودھویں صدی کے سر پر مصلح ہونے کا دعوے فرمایا۔ اور اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ چاہیے تھا۔ کہ اہل انصاف زمانہ کی حالت پر نظر ڈالتے۔ اور سوچتے کہ کیا فی الواقع اس وقت کسی مصلح کی ضرورت ہے۔ اگر درحقیقت انہیں روحانی اور اخلاقی اصلاح کی سخت ضرورت نظر آتی۔ اور یقیناً یہ ضرورت ناقابل انکار ہے۔ تو عدل کا تقاضا تھا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی آواز پر لبیک کہتے۔ اور اپنی عاقبت کی فکر کرتے۔ مگر افسوس کہ انبیاء کے مقابلہ میں اہل دنیا کی پرانی روش کا ہی اظہار کیا گیا۔ اور اس خدا کے پیارے سے ٹھٹھا کیا گیا۔ اس کو جھوٹا اور مفتری قرار دیا گیا۔ یاحسرۃ علی العباد ما یأتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ اس زمانہ کے ناقص العلم لوگ یہ خیال کرنے لگے ہیں۔ کہ نبیوں کی آمد تو تاریک زمانوں کا ایک افسانہ ہے۔ اب اس علمی زمانہ میں بھلا نبی کیسے آسکتا ہے! لیکن دراصل یہ ان کا خیال باطل ہے۔ جو حقیقت نبوت سے ناواقف اور زمانہ کی سیاہ کاریوں سے مرعوب ہو کر یہ خیال کر بیٹھے ہیں۔ کہ اب اصلاح ناممکن ہے۔ یا پھر کچھ ادھورے نام نہاد تعلیم یافتہ لوگوں کی زبان پر یہ خرافات جاری ہو سکتے ہیں۔ موخر الذکر فریق کا زعم ہے کہ موجودہ علوم انسانی اصلاح کے لئے کافی ہیں۔ ان کے سوا کسی روحانی قوت کی ضرورت نہیں

اگر ہم ان دونوں بیانات کی تہ تک جائیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی گمراہی اور بدترین حالت کا سب کو اقرار ہے۔ اصلاح کی ضرورت کا ہر شخص کو اعتراف ہے۔ خطرناک بیماری پر سب ہی واویلا مچا رہے ہیں۔ لیکن انہیں اللہ تعالے کے تجویز کردہ مصلح اور سماوی طبیب پر ایمان لانا۔ اور اس کی بیان فرمودہ ادویہ کا استعمال کرنا منظور نہیں۔ گویا وہی پرانا اعتراض اور بوسیدہ عذر ہے

ایسے لوگوں کو چھوڑ کر ماہرین علوم اور حقیقت شناس طبقہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ بڑھتے ہوئے طوفان ضلالت کی روک اور پھیلتی ہوئی بدکاریوں کا مداوا اور دنیا کی الجھی ہوئی گتھیوں کا علاج صرف یہ ہے۔ کہ اللہ تعالے کسی نبی کو مبعوث فرمائے۔ اور اپنی طرف سے مصلح کو برپا کرے۔ مصر کے شیخ رشید رضا ایڈیٹر المنار اپنی تازہ کتاب "الوحی المحمدی" میں تعلیم یافتہ مہذب اقوام کے ذکر پر لکھتے ہیں۔ "وان اشدھم شقاقاً وتعادیاً وشرّاً لارقاھم فی المعارف والفنون فعلم بالحس والاختبار ان العلم البشری عاجز عن اصلاح الناس ویشعر کثیر من رجال العلم والسیاسۃ بالحاجۃ الی ھدایۃ الدین الالٰھی وتمنّی بعضھم لو یبعث فیھم نبی جدید"

یعنے ان میں سے جتنا کوئی معارف وفنون میں ترقی یافتہ ہے۔ تنا ہی وہ بدبختی باہمی عداوت اور شرارت میں بڑھا ہوا ہوگا۔ پس تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے ثابت ہوگیا۔ کہ انسانی علوم لوگوں کی اصلاح نہیں کر سکتے بناء بریں علماء اور سیاستدانوں کا بیشتر حصہ الٰہی دین کی رہنمائی کی ضرورت محسوس کر رہا ہے۔ اور ان میں سے بعض تمنا کر رہے ہیں۔ کہ اے کاش ہم میں نیا نبی مبعوث کیا جائے۔" (صفحہ ۱۱) پس اس زمانہ کی حالت ایک عظیم الشان برگزیدہ کی مقتضی ہے۔ اور انسانی فطرتیں اس کیلئے بے تاب ہو کر درخواست کر رہی ہیں۔ اہل اسلام کی حالت خود مصلح کی محتاج ہے۔ بیرونی دنیا بھی ایک نبی کی احتیاج کا شور مچا رہی ہے پس اب یہ کہنا۔ کہ نبی آ ہی نہیں سکتا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام صادق نہیں ہیں۔ ہرگز جائز نہیں۔ اے بھائیو! زمانہ کو شناخت کرو۔ انسانی فطرتوں کی آواز سنو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں سے

بشنوید اے طالباں کز غیب بکنند ایں ندا
مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند

خاکسار ابو العطاء جالندھری

دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تار کے پتے

احمدیہ پبلک کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب پنجاب کیساتھ تار کے پتوں کے متعلق خط و کتابت کرکے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر کے حسب ذیل مختصر پتے منظور کرائے گئے ہیں۔ اس سے پیشتر ڈاک خانہ کی طرف سے پتہ کے اندر جو لفظ احمدیہ درج کرنے کی ہدایت تھی۔ وہ منسوخ ہوگئی ہے۔ احمدی احباب و عہدیداران آئندہ ان پتوں پر تار ارسال کیا کریں۔ ایڈریس میں قادیان کا لفظ ملا کر تین الفاظ ہونے چاہئیں :-

۱۔ ناظر اعلےٰ قادیان
1- Nazir Aala Qadian.

۲۔ ناظر تصنیف قادیان
2- Nazir Tasneef Qadian.

۳۔ ناظر تبلیغ قادیان
3- Nazir Tableegh Qadian.

۴۔ ناظم بہشتی مقبرہ قادیان
4- Nazim Bahishtimaqbara Qadian.

۵۔ ناظر امور عامہ قادیان
5- Nazir Umuramma Qadian.

۶۔ ناظر تعلیم قادیان
6- Nazir Taalim Qadian

۷۔ ناظر بیت المال قادیان
7- Nazir Baitulmal Qadian.

۸۔ ناظر خارجہ قادیان
8- Nazir Kharijah Qadian.

۹۔ ناظم جائیداد قادیان
9- Nazim Jaidad Qadian

ناظر امور عامہ قادیان

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

سالِ نو کے لئے جن جماعتوں کے عہدہ داروں کی فہرستیں دفتر ہذا میں پہنچ چکی ہیں۔ ان میں سے چند جماعتوں کے نام معہ فہرست عہدہ داران شائع کئے جاتے ہیں۔ بقیہ نام بھی عنقریب شائع کر دیئے جائیں گے۔ یہ عہدیدار ۳۰ اپریل ۳۵ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ خاص حالات کے ماتحت اگر دوران سال میں عہدہ داروں میں تغیر و تبدل کی ضرورت محسوس ہو۔ تو اس کی اطلاع آنی چاہیئے۔

جن جماعتوں نے تاحال اپنے عہدہ داروں کی فہرست سال رواں کی نہیں بھیجی انہیں فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ اور فہرست عہدیداران بہت جلد بھیج کر منظوری حاصل کرنی چاہیئے۔

(ناظر اعلیٰ ۵/۴/۳۴ ۱۳)

گجرات

جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال — ڈاکٹر علم الدین صاحب
" تبلیغ — ایم محمد شریف صاحب
" تعلیم و تربیت — چوہدری احمد الدین صاحب
اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم و تربیت، سیکرٹری وصایا — چوہدری فضل احمد صاحب
اسسٹنٹ سیکرٹری مال — ایم محمد شریف صاحب، مرزا احمد بیگ صاحب
محاسب — میاں محمد الدین صاحب
امین — میاں عبد العزیز صاحب

کھاریاں

جنرل سکرٹری — لعل خان صاحب
سکرٹری مال — منشی محمد خان صاحب
سکرٹری تبلیغ — بابو فضل الٰہی صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — صوفی نورداد صاحب
سکرٹری امور عامہ — کپتان الہ داد خان صاحب
سکرٹری وصایا — منشی عبد اللہ خان صاحب
محاسب — منشی عبد الغفور صاحب

قصور

پریذیڈنٹ — مرزا عزیز احمد صاحب ای۔اے۔سی
سکرٹری تبلیغ، سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی رحمت اللہ صاحب
سکرٹری مال، سکرٹری وصایا — مرزا محمد صدیق بیگ صاحب

اسسٹنٹ سکرٹری مال — میاں محمد عالمگیر صاحب

امین آباد

پریذیڈنٹ — ملک محمد عبد اللہ خان صاحب
وائس " — چوہدری محمد نذیر خان صاحب
جنرل سکرٹری — ملک مبارک احمد صاحب
سیکرٹری مال — ملک محمد حنیف خان صاحب
سیکرٹری دعوت و تبلیغ، " تعلیم و تربیت، " امور عامہ، " امور خارجہ — ملک محمد عبد اللہ خان صاحب

راولپنڈی

جنرل سکرٹری — ایم۔ اے۔ ایاز صاحب
سکرٹری مال — محمد سعید صاحب ارشد
اسسٹنٹ " — چوہدری ظہیر احمد صاحب اظہر
سکرٹری امور عامہ، " امور خارجہ — بابو محمد افضل صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت، آڈیٹر — مرزا محمد صادق صاحب
سکرٹری تبلیغ — خواجہ محمد عثمان صاحب
" ضیافت — مستری کرم الٰہی صاحب
" وصایا — بابو محمد عثمان صاحب
" تالیف و تصنیف — مولوی عنایت اللہ صاحب

ملتان

پریذیڈنٹ — شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر
وائس " — منشی محمد بخش صاحب
جنرل سکرٹری — شیخ محمد حسین صاحب
سکرٹری تبلیغ — اخوند پروفیسر عبد القادر صاحب
" مال — منشی محمد حیات خان صاحب
" تعلیم و تربیت — میاں محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری امور عامہ، " خارجہ — ملک شیر محمد صاحب
سکرٹری وصایا — منشی سربلند خان صاحب

لودھراں ضلع ملتان

پریذیڈنٹ — شیخ مختار نبی صاحب
سکرٹری مال — مستری عبد الخالق صاحب
" تبلیغ — ملک محمد بخش صاحب

خانیوال

پریذیڈنٹ — قریشی محمود احمد صاحب
جنرل سکرٹری۔ سکرٹری مال۔ سکرٹری امور عامہ — بابو غلام رسول صاحب

سکرٹری تبلیغ — چوہدری بلال احمد صاحب
" تعلیم و تربیت — چوہدری اعظم علی صاحب

لاہور چھاؤنی

پریذیڈنٹ — میاں محمد امیر صاحب
جنرل سکرٹری، سکرٹری ضیافت — میاں اللہ بخش صاحب
سکرٹری تبلیغ، " وصایا — بابو فضل الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت، " تالیف و تصنیف، آڈیٹر — صوفی علی محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ، " خارجہ — چوہدری عبد اللہ خان صاحب
سکرٹری مال — خواجہ جمال الدین صاحب

گنج لاہور

پریذیڈنٹ — مولوی جلال الدین صاحب
جنرل سکرٹری، سکرٹری تعلیم و تربیت، سکرٹری وصایا، آڈیٹر — محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری تبلیغ، تالیف و تصنیف — صوفی رحمت اللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ، " خارجہ — مرزا بشیر احمد صاحب
سکرٹری مال، محاسب — مستری حسن دین صاحب
سکرٹری ضیافت — ڈاکٹر رحمت علی صاحب

آنبہ و چک نمبر ۹ ضلع شیخوپورہ

سکرٹری مال — شیخ محمد حسین صاحب
" تعلیم و تربیت — ماسٹر محمد الدین صاحب
" امور عامہ — ملک چراغ الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ، " وصایا — سید لال شاہ صاحب

چک نمبر ۹۸ سرگودہا

پریذیڈنٹ — چوہدری غلام قادر صاحب
سکرٹری تبلیغ — چوہدری غلام حیدر صاحب
سکرٹری مال — چوہدری غلام احمد صاحب
امین — چوہدری ماہی خان صاحب

فتح پور گجرات

پریذیڈنٹ و سکرٹری امور عامہ ۔۔۔ چودہری فیض احمد صاحب
جنرل سکرٹری، محاسب، سکرٹری مال ۔۔۔ مرزا محمد حسین صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔ منشی عبد الکریم صاحب
سکرٹری وصایا ۔۔۔۔۔۔۔۔ ماسٹر سراج دین صاحب
سکرٹری تبلیغ، سکرٹری تعلیم و تربیت ۔۔۔ چودہری محمد عالم صاحب
سکرٹری ضیافت ۔۔۔۔۔۔۔ منشی عبد الکریم صاحب

بیانوالی کوٹ باجوہ (سیالکوٹ)

پریذیڈنٹ ۔۔۔۔۔۔۔۔ چودہری نصر اللہ خانصاحب
وائس ۔۔۔۔۔۔۔۔ حاجی خدا بخش صاحب
جنرل سکرٹری، سکرٹری تبلیغ ۔۔۔ چودہری رحمت خان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت و محاسب ۔۔ منشی محمد شریف صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت و محاسب { حاجی فضل دین صاحب، حاجی محمد عبد اللہ صاحب، و حاجی خدا بخش صاحب
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔ چودہری نصر اللہ خانصاحب
سکرٹری امور عامہ، سکرٹری امور خارجہ چودہری نصر اللہ خانصاحب
اسسٹنٹ سکرٹری امور عامہ، اسسٹنٹ سکرٹری امور خارجہ، سکرٹری وصایا، سکرٹری ضیافت { حاجی خدا بخش صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری وصایا ۔۔۔۔ شیخ خدا بخش صاحب
" " ضیافت ۔۔۔ حاجی محمد عبد اللہ صاحب

کریم پور ضلع ہوشیارپور

جنرل سکرٹری، سکرٹری تبلیغ، سکرٹری وصایا ۔۔۔ محمد علیٰ صاحب
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔۔۔ عبد الرحمٰن صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ۔۔۔۔۔۔۔ عبد العزیز صاحب

سٹروعہ ضلع ہوشیارپور

جنرل سکرٹری ۔۔۔۔۔۔۔۔ عبد اللطیف خانصاحب
سکرٹری تبلیغ ۔۔۔۔۔۔۔۔ میاں علی محمد صاحب
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔۔ چودہری عبد العزیز خانصاحب
اسسٹنٹ سکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔ سید حسن محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ۔۔۔۔۔ عدالت خان صاحب

چک ۳۵ جنوبی (سرگودہا)

پریذیڈنٹ و جنرل سکرٹری ۔۔۔۔۔ چودہری مولا بخش صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ۔۔۔۔۔۔ مولوی نظام الدین صاحب
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔۔۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
جائنٹ سکرٹری تبلیغ ۔۔۔۔۔ چودہری عطاء اللہ صاحب
سکرٹری وصایا ۔۔۔۔۔۔۔ چودہری ہدایت اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ ۔۔۔۔۔۔ ملک محمد حسین صاحب
محاسب و امین ۔۔۔۔۔۔۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب

حیدر آباد دکن

جنرل سکرٹری ۔۔۔۔۔ سید بشارت احمد صاحب
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔ سیٹھ محمد غوث صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت، سکرٹری تالیف و تصنیف ۔ مولوی بہاؤ الدین خانصاحب
سکرٹری امور عامہ ۔۔۔۔ حافظ مولوی عبد العلی صاحب
" وصایا ۔۔۔۔ مولوی منظور احمد صاحب
" تبلیغ ۔۔۔۔ مولوی عبد القادر صاحب
آڈیٹر ۔۔۔۔۔۔ مولوی حیدر علی صاحب

سونگھڑہ

پریذیڈنٹ ۔۔۔۔۔۔ مولوی سید ضیاء الحق صاحب
جنرل سکرٹری ۔۔۔۔۔ مولوی سید محمد احمد صاحب
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔ منشی سید غلام رسول صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ۔۔۔ مولوی سید فیاض الدین صاحب
سکرٹری وصایا و محاسب ۔۔۔ مولوی سید محمد محسن صاحب
سکرٹری تبلیغ ۔۔۔۔۔۔ مولوی سید عبد الحلیم صاحب

پشاور

پریذیڈنٹ ۔۔۔۔۔ قاضی محمد یوسف خان صاحب
جنرل سکرٹری ۔۔۔۔ میاں مظفر الدین صاحب
فنانشل سکرٹری ۔۔۔۔۔ مرزا خواص خانصاحب
محاسب ۔۔۔۔۔۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ ۔۔۔۔۔۔ مولوی عبد الکریم صاحب
" امور عامہ ۔۔۔۔ مرزا رمضان علی خانصاحب
" خارجہ ۔۔۔۔ مرزا شربت علی خان صاحب
" تعلیم و تربیت ۔۔۔۔۔ مولوی محمد لطافت خانصاحب

مالاکنڈ۔ صوبہ سرحد

پریذیڈنٹ ۔۔۔۔ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ایس ڈی۔ او ایم ای ایس
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔ سید ظہور الحسن صاحب

گوجرانوالہ

جنرل سکرٹری و امین ۔۔۔ چودہری عبد القادر صاحب پلیڈر
سکرٹری تبلیغ ۔۔۔۔۔۔ خواجہ محمد شریف صاحب
" تعلیم و تربیت ۔۔۔۔۔ قاضی فضل الٰہی صاحب
" امور عامہ ۔۔۔۔۔ شیخ غلام قادر صاحب
" مال ۔۔۔۔۔۔ بابو غلام حیدر صاحب
سکرٹری وصایا، سکرٹری تالیف و تصنیف ۔ قاضی علی محمد صاحب
" امور خارجہ ۔۔۔۔۔ شیخ صاحبدین صاحب
آڈیٹر ۔۔۔۔۔۔ بابو عبد الرحیم صاحب

لدھیانہ

پریذیڈنٹ ۔۔۔۔۔ مولوی برکت علی صاحب لائق
جنرل سکرٹری ۔۔۔۔۔ سید صوفی محمد عبد الرحیم صاحب

سکرٹری تبلیغ، سکرٹری تعلیم و تربیت ۔۔ مولوی محمد حسن صاحب مولوی فاضل
نائب سکرٹری تبلیغ ۔۔۔۔۔۔ میاں بشیر محمد صاحب
نائب سکرٹری تعلیم و تربیت ۔۔۔ بابو رحمت اللہ صاحب
محاسب ۔۔۔۔۔۔ میاں عبد الغنی صاحب
سکرٹری امور عامہ ۔۔۔۔ پیر سید اسد اللہ شاہ صاحب
" وصایا ۔۔۔۔ سید وحید احمد صاحب

انبالہ شہر

جنرل سکرٹری ۔۔۔۔۔ حاجی شیخ پیراں بخش صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری، سکرٹری امور عامہ، سکرٹری امور خارجہ { میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔ بابو عبد الحلیم صاحب
" تبلیغ ۔۔۔۔۔۔ منشی محمد بخش صاحب
" تعلیم و تربیت ۔۔۔۔ بابو عبد الغنی صاحب

بنارس چھاؤنی

پریذیڈنٹ ۔۔۔۔۔۔ مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب
سکرٹری مال ۔۔۔۔۔ شیخ عبد الجبار صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ۔۔۔۔ شیخ برکت علی صاحب

قابل توجہ انسپکٹران وصایا

میں کئی بار بذریعہ اخبار الفضل اعلان کر چکا ہوں۔ کہ انسپکٹر صاحبان وصایا مہربانی فرما کر اپنی کارگذاری کی رپورٹ ہفتہ وار ارسال کیا کریں۔ مگر انسپکٹر صاحبان نے اس طرف توجہ تک نہیں کی۔ مہربانی فرما کر اپنی کارگذاری کی رپورٹ ہفتہ وار ارسال کر دیا کریں۔ تا کہ حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے لکھا جایا کرے۔ محصلین اور مبلغین بھی اس طرف توجہ فرمائیں

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

قابلِ فروخت مکان

دارالامان کے مشرقی سمت ایک مکان ۱/۲ ۷ فٹ x ۱/۲ ۶۸ فٹ برلب ڈھاب مشتمل بر دو کوٹھڑی اور فراخ صحن قابل فروخت ہے۔ نصف رہائشی جگہ اور نصف صحن ہے۔ شرقی اور پچھلی دیوار غلافی ہے۔ باقی عمارت سب خام ہے۔ مکان کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ شمال میں مکان مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال جنوب زرعی زمین۔ شرقاً شارع عام ہے۔ غرباً ڈھاب۔ ضرورتمند احباب نظارت امور عامہ کے ذریعہ قیمت کا فیصلہ کریں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام
۵۱۱	بخت سوائی صاحبہ	ضلع ڈیرہ غازیخاں
۵۱۲	حسین بی بی صاحبہ	میانوالی
۵۱۳	مبارکہ بیگم صاحبہ	ضلع ملتان
۵۱۴	ریشم بی بی صاحبہ	میانوالی
۵۱۵	غلام فاطمہ صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۱۶	صاحب خاتون صاحبہ	ڈیرہ غازیخاں
۵۱۷	سردار بی بی صاحبہ	ضلع شاہپور
۵۱۸	خیر النساء صاحبہ	" حصار
۵۱۹	جنت بی بی صاحبہ	" ہوشیارپور
۵۲۰	آمنہ بی بی صاحبہ	لاہور
۵۲۱	نظیر بیگم صاحبہ	ضلع منٹگمری
۵۲۲	عائشہ بی بی صاحبہ	" "
۵۲۳	فاطمہ صاحبہ	جہلم
۵۲۴	عزیزہ بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۲۵	[illegible] بی بی صاحبہ	"
۵۲۶	عزیزہ بیگم صاحبہ	کپورتھلہ
۵۲۷	رسول بی بی صاحبہ	ضلع شاہپور
۵۲۸	گوہر صاحبہ	" گورداسپور
۵۲۹	عظمت صاحبہ	" لدھیانہ
۵۳۰	خیر بی بی صاحبہ	" جالندھر
۵۳۱	امۃ الحمید صاحبہ	" گورداسپور
۵۳۲	غلام سائرہ صاحبہ	" سیالکوٹ
۵۳۳	گلاب بی بی صاحبہ	نرائن پور
۵۳۴	عزیزہ صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۳۵	عنایت بیگم صاحبہ	گجرات
۵۳۶	محمدی بیگم صاحبہ	دہلی
۵۳۷	سکینہ صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۳۸	امیر النساء صاحبہ	" گورداسپور
۵۳۹	سردار بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۵۴۰	امۃ الحفیظ صاحبہ	" گوجرانوالہ
۵۴۱	امانت بی بی صاحبہ	لدھیانہ
۵۴۲	بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۴۳	وزیر بیگم صاحبہ	امرتسر
۵۴۴	نور بیگم صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۵۴۵	مسعودہ صاحبہ	" "

نمبر	نام	مقام
۵۴۶	عائشہ صاحبہ	ضلع لائل پور
۵۴۷	جنت خاتون صاحبہ	بھیرہ
۵۴۸	ماجدہ بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۴۹	شیرین تاج صاحبہ	ہوشیارپور
۵۵۰	افضل بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۵۵۱	جنت بی بی صاحبہ	"
۵۵۲	خورشید اختر صاحبہ	لاہور چھاؤنی
۵۵۳	مختار صاحبہ	ضلع ڈیرہ غازیخاں
۵۵۴	فاطمہ صاحبہ	بہلول پور
۵۵۵	مختار بیگم صاحبہ	جہلم
۵۵۶	حشمتے صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۵۷	زینب صاحبہ	" شیخوپورہ
۵۵۸	محمد بی بی صاحبہ	" گوجرانوالہ
۵۵۹	مہر بی بی صاحبہ	" گورداسپور
۵۶۰	آمنہ بیگم صاحبہ	"
۵۶۱	ارشاد بیگم صاحبہ	" جہلم
۵۶۲	آمنہ بیگم صاحبہ	" گوجرانوالہ
۵۶۳	سردار بیگم صاحبہ	جہلم
۵۶۴	صابرہ بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۵۶۵	فضل بی بی صاحبہ	" جالندھر
۵۶۶	مریم بی بی صاحبہ	" ہوشیارپور
۵۶۷	بھاگن صاحبہ	" لاہور
۵۶۸	خیراں صاحبہ	" گورداسپور
۵۶۹	فاطمہ صاحبہ	" سیالکوٹ
۵۷۰	بیگم صاحبہ	" منٹگمری
۵۷۱	فاطمہ صاحبہ	گوجرانوالہ
۵۷۲	رانی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۵۷۳	عائشہ صاحبہ	" گورداسپور
۵۷۴	حفیظہ صاحبہ	" "
۵۷۵	ریشم بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۵۷۶	فضل بی بی صاحبہ	" ہوشیارپور
۵۷۷	ہاجرہ صاحبہ	" گورداسپور
۵۷۸	بشیر بیگم صاحبہ	" "
۵۷۹	حمیدہ صاحبہ	" "
۵۸۰	عنایت صاحبہ	" "

نمبر	نام	مقام
۵۸۱	عائشہ صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۸۲	امیر بی بی صاحبہ	" "
۵۸۳	آمنہ صاحبہ	" منٹگمری
۵۸۴	جنت صاحبہ	" گورداسپور
۵۸۵	صغرا صاحبہ	" "
۵۸۶	عائشہ صاحبہ	" "
۵۸۷	پری صاحبہ	" گوجرانوالہ
۵۸۸	نتھی صاحبہ	" گورداسپور
۵۸۹	عائشہ بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۵۹۰	نواب بیگم صاحبہ	" "
۵۹۱	رحمت صاحبہ	" گورداسپور
۵۹۲	صغرا بی بی صاحبہ	" "
۵۹۳	زہرہ صاحبہ	لدھیانہ
۵۹۴	اللہ رکھی صاحبہ	ضلع گوجرات
۵۹۵	نور بیگم صاحبہ	منٹگمری
۵۹۶	سردار بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۹۷	تاج بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۵۹۸	فضل النساء صاحبہ	کانپور
۵۹۹	سردار بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۶۰۰	عائشہ بی بی صاحبہ	" گورداسپور
۶۰۱	سکینہ بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۶۰۲	سردار بیگم صاحبہ	کوئٹہ
۶۰۳	غلام فاطمہ صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۶۰۴	عائشہ صاحبہ	" امرتسر
۶۰۵	غلام حفیظ صاحبہ	ضلع سرگودہا
۶۰۶	راج بی بی صاحبہ	" جہلم
۶۰۷	اقبال بیگم صاحبہ	" "
۶۰۸	راجن صاحبہ	" سیالکوٹ
۶۰۹	نظیر النساء صاحبہ	ریاست پٹیالہ
۶۱۰	قاسم جان صاحبہ	ہزارہ
۶۱۱	فاطمہ صاحبہ	ضلع جہلم
۶۱۲	رسول بی بی صاحبہ	" لاہور
۶۱۳	زبیدہ صاحبہ	" "
۶۱۴	بخت نور صاحبہ	" ہزارہ
۶۱۵	جمیلہ خاتون صاحبہ	" جالندھر
۶۱۶	امیر النساء صاحبہ	بنارس
۶۱۷	عصمت بیگم صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۶۱۸	غلام فاطمہ صاحبہ	" فیروزپور
۶۱۹	مبارک بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ

نمبر	نام	مقام
۶۲۰	ہاشم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۶۲۱	عالم بی بی صاحبہ	" "
۶۲۲	اقبال بیگم صاحبہ	" "
۶۲۳	بھاگن صاحبہ	امرتسر
۶۲۴	غلام فاطمہ صاحبہ	ضلع گورداسپور
۶۲۵	عمر الدین صاحب	" "
۶۲۶	غلام فاطمہ صاحبہ	لائل پور
۶۲۷	حسین بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۶۲۸	محمد بی صاحبہ	" گورداسپور
۶۲۹	برکت بی بی صاحبہ	" "
۶۳۰	سردار بیگم صاحبہ	لائل پور
۶۳۱	رحمت بی بی صاحبہ	لاہور
۶۳۲	طاہرہ خدیجہ خاتون صاحبہ	ضلع گورداسپور
۶۳۳	نظیرہ بیگم صاحبہ	" "
۶۳۴	سلطان بی بی صاحبہ	" "
۶۳۵	غلام سکینہ صاحبہ	سرگودہا
۶۳۶	ولایت بیگم صاحبہ	شاہدرہ
۶۳۷	مریم صاحبہ	انبالہ
۶۳۸	ہاجرہ صاحبہ	"
۶۳۹	اللہ رکھی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۶۴۰	فاطمہ صاحبہ	" لاہور
۶۴۱	مہراں بی بی صاحبہ	" "
۶۴۲	سارہ بی بی صاحبہ	گجرات
۶۴۳	منظور بیگم صاحبہ	ضلع سرگودہا
۶۴۴	سکینہ بی بی صاحبہ	" گجرات
۶۴۵	عمر النساء صاحبہ	مالیرکوٹلہ
۶۴۶	نور جان صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۶۴۷	صدیقن صاحبہ	لاہور
۶۴۸	خدیجہ صاحبہ	ضلع گورداسپور
۶۴۹	اللہ رکھی صاحبہ	" "
۶۵۰	رحمت صاحبہ	" "
۶۵۱	عزیز صاحبہ	" "
۶۵۲	فاطمہ بیگم صاحبہ	" شیخوپورہ
۶۵۳	نور فاطمہ صاحبہ	لاہور
۶۵۴	غفوراں بیگم صاحبہ	ریاست پٹیالہ
۶۵۵	سردار بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۶۵۶	حاکم بی بی صاحبہ	" لاہور
۶۵۷	آمنہ بیگم صاحبہ	" امرتسر
۶۵۸	نور بی بی صاحبہ	لاہور

۶۵۹ [illegible] صاحبہ ضلع لاہور (باقی)

الحمد للہ ثم الحمد للہ

کہ محض اسی کے فضل و کرم سے اس قابل ہوئے۔ کہ والد محترم حضرت مولانا حکیم نورالدین حکیم الامت۔ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب مہاراجہ جموں و کشمیر کے اپنے قلم کے لکھے ہوئے طبی تجربات کو ہدیہ ناظرین کریں۔ حضرت مولانا دنیا کے بہت بڑے محسن تھے اور کسی نسخہ کو چھپا کر دنیا کو اس کے فائدہ سے محروم رکھنے کو گناہ خیال کرتے تھے۔ اس لئے ناظرین کرام کو مطمئن رہنا چاہیئے۔ کہ اس کتاب میں وہ تمام نسخہ جات موجود ہونگے۔ جو حضرت مولانا نے ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ کر کے مشرقی ممالک کے دور دراز کے سفر اختیار کر کے حاصل کئے۔ خود حضور اپنی طبی بیاض میں بعض نسخہ جات کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ایسا نسخہ ہم نے آج تک دیکھا نہ سنا۔ عام طور پر لوگ ایسے نسخہ جات کو ظاہر نہیں کرتے۔"

اگر آپ طب یونانی کے سب سے بڑے طبیب کی اسی سالہ طبی زندگی کا نچوڑ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی مندرجہ ذیل پتہ سے بیاض نورالدین منگوا لیجئے۔ یہ کتاب عام کتابی سائز کے پونے چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ ولائتی کاغذ۔ خوبصورت کتابت بہترین طباعت قیمت جزو اول دو روپے۔ جس میں حضور کی تصویر بھی شامل ہے۔

ملنے کا پتہ

عبدالوہاب خلف حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ

قادیان Qadian

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سلطان پور ریاست کپورتھلہ کے واقعہ ہائلہ کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے جو سر عبدالحمید وزیر اعظم اور سیشن [illegible] پر مشتمل ہے۔ کپورتھلہ سے ۱۲ مئی کی اطلاع کے مطابق بیس استغاثوں نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ انہیں بالکل علم نہ تھا کہ راستہ پولیس نے بند کیا ہوا ہے۔ اور نہ انہوں نے گولی چلنے سے قبل بگل وغیرہ کی کوئی آواز سنی۔ ایک شخص نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ جب گولی چلائی گئی۔ اس وقت وہ تعزیہ کے پاس کھڑا تھا۔ اس کی نظروں کے سامنے ۲۵۰ آدمی گولیوں سے ہلاک ہوگئے۔ بیانات جاری ہیں۔

وائسرائے ہند نے شملہ سے ۱۲ مئی کی اطلاع کے مطابق ایک اعلان کیا جس میں لکھا ہے۔ کہ انگلستان جانے سے پہلے میں ان تمام اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے زلزلہ فنڈ میں فیاضی سے چندہ دیا۔ اس فنڈ میں پچاس لاکھ روپے سے زائد جمع ہوچکا ہے جو بہت تسلی بخش ہے۔ مگر تباہ شدہ رقبہ میں مختصر دورہ کی بنا پر میں قطعی طور پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر ہم نے تمام زلزلہ زدگان کی امداد کرنی ہو۔ تو بہت زیادہ رقم کی ضرورت ہے۔

یوپی کانگرس کی انتہا پسند پارٹی نے الہ آباد سے ۱۲ مئی کی اطلاع کے مطابق سوراج پارٹی کو انتباہ کیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے اجلاس پٹنہ میں کونسلوں کے داخلہ کی قرارداد منظور ہوگئی۔ تو وہ اس کے خلاف کام کریں گے نیز تمام صحیح الخیال کانگرسیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی مخالفت کریں۔ یو۔پی کانگرس کے اس اعلان نے بھی جس میں مندرجہ بالا امور شائع ہوئے ہیں۔ یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ گاندھی جی نے چار سال تک سول نافرمانی کو غیر مآل اندیشانہ طور پر چلانے کے بعد اب بند کردیا ہے اس کے علاوہ سوشلسٹ پارٹی کی حمایت کی گئی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ہم گاندھی جی کے اس ارشاد کو نہیں سمجھ سکتے کہ اب وہی سول نافرمانی پر کاربند رہیں گے۔

شاہ ایران کے متعلق اخبار "فارورڈ" کلکتہ کا نامہ نگار انگورہ سے لکھتا ہے کہ آپ وسطی ایشیاء کے اسلامی ممالک ایران۔ ترکی۔ عراق۔ شام اور مصر وغیرہ کی ایک کونسل بنانے کے لئے عنقریب انگورہ جا رہے ہیں۔

ناگپور سے ۱۲ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ ایکسپریس ٹرین کے منتظمین نے تمام مزدوروں کو جن کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ برطرف کردیا ہے۔ اور کارخانہ پر یہ نوٹس چسپاں کردیا ہے۔ کہ چونکہ موقع دئے جانے کے باوجود مزدور کام پر نہیں آئے اس لئے ان کو برطرف کیا جاتا ہے۔ آئندہ نوٹس تک تمام کارخانے بند رہیں گے۔

برلن کی ایک اطلاع کے مطابق اس وقت جرمنی میں بیکاروں کی تعداد ۲۶ لاکھ نوے افراد ہے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع کے مطابق انڈیا لیگ کے سرکردہ ممبروں نے سر سیموئل ہور وزیر ہند کو چٹھی لکھی تھی کہ ان کے ایک ڈیپوٹیشن کو ملاقات کا موقع دیا جائے۔ مگر انہوں نے وقت دینے سے انکار کردیا۔

راجہ صاحب سلیم پور نے لکھنؤ سے ۱۲ مئی کی اطلاع کے مطابق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ وائٹ پیپر کو مسترد کردینے میں تمام اقوام کو تامل سے کام لینا چاہیئے۔ میری رائے میں بہتر بلکہ حد درجہ مناسب ہے کہ ہماری تمام قومیں اس کو تمام و کمال مسترد کرنے کی بجائے قومی مطالبات کے مطابق اس میں ترمیم کرانے پر صرف ہوجائیں۔

سلطان ابن سعود کے متعلق شملہ سے ۱۲ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ انہوں نے حدیدہ پر پوری طرح قبضہ کرلیا ہے اور امن و امان بھی قائم کردیا گیا ہے۔ حکام نے تمام غیر ملکیوں کے جان و مال کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی ہے۔ لیکن یمن کے حکام کا بیان ہے۔ کہ صنعا میں غدر کی جو افواہ پھیلی ہوئی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ تمام رعایا والئی یمن کی وفادار ہے۔

کراچی سے ۱۲ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ کوٹری اور دادو کے درمیان پیر [illegible] سٹیشن پر ایک گاڑی زبردست آندھی کی وجہ سے لائن سے اتر گئی۔ ادنیٰ ملازمین کے ۱۲ کوارٹر گر پڑے۔ اعلیٰ ملازمین کے کوارٹروں کو بھی نقصان پہنچا۔ مسافرخانہ کی چھت سٹیشن کا جنگلہ۔ اور [illegible] کو بھی سخت نقصان ہوا۔ ایک سگنل تو شکستہ ہوگیا۔ لیکن دوسرا بالکل زمین پر آرہا۔

یونائیٹڈ پریس کو قطعی طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے فی الحال بنگال کا دورہ منسوخ کردیا ہے۔

شکاگو سے ۱۲ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ اضلاع متحدہ امریکہ میں آندھیاں اور طوفان آج کل زوروں پر ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس بلائے ناگہانی سے بیس لاکھ ڈالر کا نقصان روزانہ ہو رہا ہے۔ تمام فصلیں مٹی کے نیچے دب کر تباہ ہوگئی ہیں۔ مویشی بھوکے مر رہے ہیں۔ انسانوں کی آنکھوں، گلوں اور ناکوں میں گرد و غبار کی وجہ سے ریزش پیدا ہوگئی ہے۔

سر عبدالقادر کے متعلق جو حال میں لاہور ہائی کورٹ کی ججی سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں لنڈن میں وزیر ہند کی کونسل کا اس وقت ممبر مقرر کیا جائے گا۔ جب سر عمر حیات خاں ٹوانہ ریٹائر ہوں گے۔

کپورتھلہ میں ۱۳ مئی کو حکام ریاست کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ کہ کپورتھلہ میں سے کوئی شخص جالندھر احراریوں کے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے نہ جائے جو حادثہ سلطان پور پر احتجاج کرنے کی غرض سے منعقد ہونے والا ہے۔ اگر کسی شخص نے اس حکم کی خلاف ورزی کی۔ تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

کلکتہ سے ۲۵ میل دور ایک گاؤں نوریارا میں ۱۳ مئی کو ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ جس میں تین مسلمان ہلاک اور طرفین کے ۱۲۰ اشخاص زخمی ہوئے۔ گذشتہ محرم سے ہی دونوں فرقوں کے تعلقات کشیدہ تھے۔ ایک سو ہندو مسلمان گرفتار کئے جاچکے ہیں۔

حکومت ترکی نے انگورا سے ۱۳ مئی کی اطلاع کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملک میں جبری شادیوں کا سسٹم جاری کیا جائے۔ تاکہ سوشل خرابیاں دور ہوں۔ کنواروں پر ٹیکس لگائے جارہے ہیں۔ تاکہ وہ شادی کرنے پر مجبور ہوجائیں۔

جدہ سے ۱۴ مئی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سعودی گورنمنٹ نے سرکاری طور پر والئی یمن کے ساتھ عارضی صلح کا اعلان کردیا ہے۔ اور والئی یمن نے ابن سعود کی پیش کردہ شرائط کو تسلیم کرلیا ہے۔

پشاور سے ۱۳ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ افغانستان میں زبردست تعمیری کام سرانجام دیا جارہا ہے۔ نئی سڑکیں نکالی جارہی ہیں۔ اور سلسلہ ٹیلیفون کی بھی توسیع کی جارہی ہے۔ فوجی افسروں کے لباس میں بھی [illegible] اصلاح کی گئی ہے۔

بمبئی سے ۱۳ مئی کی اطلاع کے مطابق صنعت پارچہ بافی کے مزید پانچ کارخانے بند ہوگئے اور مزدوروں نے کام کرنا ترک کردیا ہے۔

جرمنی سے جو اطلاعات برطانوی جاسوسوں کی معرفت آتی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جنرل گورنگ نے دس لاکھ بیکاروں کو فوج میں بھرتی کرلیا ہے اور انہیں باقاعدہ ٹریننگ مل رہی ہے۔ برازیل سے ایک ہزار ٹن لوہا منگایا گیا ہے جس سے رائفلیں بن رہی ہیں۔ اس کے علاوہ جنرل مذکور نے ایک تازہ انٹرویو میں کہا۔ کہ میں کئی سو مزید ہوائی جہاز بنانا چاہتا ہوں۔ برطانیہ اور فرانس میں جرمنی کی ان سرگرمیوں پر اظہار تشویش کیا جارہا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی